Pathway to Ilm

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 13 | محرم 1447 / جولائی 2025

ایک سالہ علمی سفر کی تکمیل

الحمد لِلّٰہ Pathway to Ilm کے ماہانہ نیوز لیٹرز اور مضامین کا سلسلہ پورے ایک سال سے جاری ہے۔ اس سفر کا پہلا قدم محرم 1446ھ میں اٹھایا گیا تھا، اور اب ہم اللہ کے فضل سے دوسرے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔
نئے اسلامی سال کے آغاز پر ہم نے نیوز لیٹر کے انداز میں ایک چھوٹا سا خوشگوار بدلاؤ کیا ہے۔ اب ہر ماہ اسلامی مہینے کی فضیلت کو بار بار دہرانے کے بجائے، ہم قارئین کو پچھلے سال کے اسی مہینے کے شمارے کی طرف رجوع کرائیں گے۔ البتہ اگر کوئی نئی یا خاص بات ہوگی، تو ضرور شامل کی جائے گی۔
سیرت کا سلسلہ حسبِ سابق جاری رہے گا، اور اس کے ساتھ ہم ایک نیا گوشہ بھی پیش کر رہے ہیں: "کیا آپ جانتے ہیں؟" اس میں دلچسپ اور مختصر معلومات دی جائیں گی تاکہ علمِ دین سے ہمارا تعلق مزید مضبوط ہو اور ہمارے شعور میں اضافہ ہو۔

پچھلے تمام شمارے، جن میں محرم 1446ھ کا پہلا شمارہ بھی شامل ہے، ہماری ویب سائٹ پر دستیاب ہیں:
www.pathwaytoilm.info

عاشوراء کی حقیقت: ایک ضروری وضاحت

عاشوراء یعنی 10 محرم الحرام کا دن عموماً سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ بلاشبہ ان کا خونِ شہادت اسلام کی تاریخ کا ایک دردناک باب ہے، لیکن یہ بات سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ عاشوراء کی عظمت کا سبب صرف یہ واقعہ نہیں ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ عاشوراء کی فضیلت تو اس دن سے ہے جب ابھی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دنیا میں تشریف بھی نہیں لائے تھے۔ خود رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں عاشوراء کی اہمیت واضح طور پر بیان کی گئی۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات ملی تھی۔ اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کی ترغیب دی اور شکر کا طریقہ سکھایا۔
سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اسی دن واقع ہونا خود ان کے مقام و مرتبے کی دلیل ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بابرکت دن میں شہادت کا اعزاز بخشا۔
ہمیں چاہیے کہ اپنے دین کی حرمت کو محفوظ رکھیں اور اپنے شہداء، خاص طور پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، کا احترام اس انداز سے کریں جو اسلام کے مطابق ہو۔ ان کے مقصدِ شہادت کو سمجھیں، ان کی قربانی کے اصل پیغام پر عمل کریں اور ایسے اعمال سے بچیں جو دین کے مزاج کے خلاف ہوں۔
چاروں ائمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ ماتم، سینہ کوبی اور غیر شرعی جلوس و رسوم جائز نہیں ہیں۔ ان میں شریک ہونا یا انہیں دیکھنا بھی درست نہیں۔
لہٰذا، عاشوراء کو اصل روح کے ساتھ منائیے: یہ دن شکر کا، روزہ رکھنے کا، غور و فکر کرنے کا، اور اپنے ایمان کی تجدید کا دن ہے۔

حوالہ:
اسلامی مہینے از مفتی محمد تقی عثمانی (صفحات 16-17)

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

65 توکل یعنی اللہ پر بھروسہ کرنا

64 گناہوں پر استغفار کرنے والا

63 معاف کرنے والا

62 غصہ کو پی جانے والا

61 خوشی اور غمی میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والا

حوالہ: جنت کے سو راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اسلام قبول کرنا

جب رسول اللہ ﷺ کے اہلِ خانہ نے اسلام قبول کر لیا تو آپ ﷺ نے اپنے قریبی دوستوں اور ساتھیوں کو بھی اس دینِ حق کی دعوت دینا شروع کی۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنے بچپن کے دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اسلام کی طرف بلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بلا تردد اور بلا کسی سوال کے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو بھی اسلام کی دعوت دی، اس نے کچھ نہ کچھ توقف ضرور کیا، مگر ابوبکرؓ نے ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے خود ایمان لانے کے بعد یہ فرض سمجھا کہ اپنے قریبی لوگوں کو بھی دین کی دعوت دیں۔ ان کی کوششوں سے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسلام قبول کیا۔ یہ سب حضرات حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے۔

اسی طرح اور بھی بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ ان میں حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ، حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ، مظعون کے تین بیٹے: حضرت عثمانؓ، قدامہؓ اور عبداللہؓ، حضرت عبیدہ بن حارثؓ، حضرت سعید بن زیدؓ اور ان کی زوجہ حضرت فاطمہ بنت خطابؓ (جو حضرت عمرؓ کی بہن تھیں)، حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، حضرت خباب بن ارتؓ، حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت مسعود بن قریؓ، حضرت سلیط بن عمروؓ، حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ اور ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت سلمہؓ، حضرت خنیس بن حذافہؓ، حضرت عامر بن ربیعہؓ، حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور ان کے بھائی ابواحمدؓ، حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ، حضرت حاطب بن حارثؓ، ان کی زوجہ حضرت فاطمہ بنت مجللؓ اور ان کے بھائی خطابؓ اور ان کی اہلیہ فکیہہ بنت یسارؓ شامل تھے۔

ابتدائی ایمان لانے والوں میں حضرت معمر بن حارثؓ، حضرت سائب بن عثمان بن مظعونؓ، حضرت مطلب بن ازہرؓ اور ان کی زوجہ حضرت رملہ بنت ابی عوفؓ، حضرت نعیم بن عبداللہؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ (حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام)، حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ اور ان کی زوجہ حضرت اُمینہ بنت خلفؓ، حضرت حاطب بن عمروؓ، حضرت حذیفہ بن عتبہؓ، حضرت واقِد بن عبداللہؓ، بکیر بن عبد یالیل کے چار بیٹے: حضرت خالدؓ، عامرؓ، عقیلؓ اور ایاسؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت صہیب بن سنانؓ (حضرت عبداللہ بن جدعان کے آزاد کردہ غلام) بھی شامل تھے۔

ان ابتدائی ایام میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن جب آپ ﷺ حضرت علیؓ کے ساتھ کسی پہاڑی راستے میں نماز ادا کر رہے تھے، تو آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کو دیکھ لیا۔ انہوں نے پوچھا: "بھتیجے! یہ کون سا دین ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا سچا دین ہے، حضرت ابراہیمؑ کا راستہ، اور مجھے ساری انسانیت کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ابوطالب کو محبت سے اسلام کی دعوت دی۔ اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہ کیا، مگر آپ ﷺ کی حفاظت کا وعدہ کیا۔ پھر حضرت علیؓ سے پوچھا: "بیٹے! یہ کون سا دین ہے جسے تم نے قبول کیا ہے؟" حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا ہوں اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ اس پر ابوطالب نے کہا: "بیٹے! یہ تمہیں بھلائی کی طرف بلا رہے ہیں، ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔

حوالہ:

سیرت المصطفیٰؐ از محمد ادریس کاندھلویؒ (صفحہ 47-48)

کیا آپ جانتے ہیں؟

سورۃ النجم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى

"پس وہ دو کمانوں کے فاصلے پر تھے، یا اس سے بھی قریب۔" (سورۃ النجم: 9)

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى

"دل نے اس چیز کو جھٹلایا نہیں جو اس نے دیکھا۔" (سورۃ النجم: 11)

لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى

"یقیناً اُس نے اپنے رب کی سب سے بڑی نشانیوں میں سے کچھ کو دیکھا۔" (سورۃ النجم: 18)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان آیات کی تفسیر میں فرمایا کہ ان تمام آیات کا تعلق اس واقعے سے ہے جب نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ کو ان کی اصل شکل میں دیکھا۔ ان کے چھ سو بازو تھے جنہوں نے زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کو ڈھانپ لیا تھا۔

امام ترمذیؒ کی ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیلؑ ریشمی سبز چادر (رفرف) اوڑھے ہوئے تھے، جو پورے افق پر چھا گئی تھی۔ صحیح بخاری کی روایت میں "اللہ کی بڑی نشانی" سے مراد وہ سبز پردہ بیان ہوا ہے جس نے آسمان کی وسعت کو چھپا دیا تھا۔

مشکاۃ المصابیح، حدیث: 5662

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:

www.pathwaytoilm.info